سوال

(173)مرحوم کے ورثاء میں ایک ماں، دو بہنیں، ایک بھائی اور دو بیویوں میں تقسیم وراثت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام بیچ اس مسئلہ کے کہ بنام حاجن فوت ہوگیا جس نے ورثاء میں ایک ماں، دو بہنیں، ایک بھائی اور دو بیویاں چھوڑیں۔ بتائیں کہ شریعت محمدیہ کے مطابق ان میں سے ہر ایک کو کتنا کتنا حصہ ملے گا؟ اس کے بعد مسمات رانی فوت ہوگئی جس کو باقی سب حصے داروں نے اپنا اپنا حصہ ہبہ دیا پھر مسمات رانی نے فوت ہوتے وقت 3 بیٹیاں اور ایک شوہر کو وارث چھوڑا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ فوت ہونے والے کی ملکیت میں سے سب سے پہلے میت کے کفن دفن کا خرچہ کیا جائے گا۔ دوسرے نمبر پر اگر قرضہ ہے تو اسے ادا کیا جائے گا پھر اگر فوت ہونے والے نے وصیت کی تھی تو کل مال کے تیسرے حصے تک کی وصیت کو پورا کیا جائے گا۔ اس کے بعد کل ملکیت (خواہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ) اس کو ایک روپیہ قرار دے کر تقسیم اس طرح ہوگی۔ فوت ہونے والے حاجن کی کل ملکیت ایک روپیہ 0-1 ورثاء میں سے ماں کو 2 آنے آٹھ پیسے دو بیویاں کو 4 آنے، دو بہنوں کو مشترکہ طور پر 4 آنے 8 پیسے ایک بھائی کو 4 آنے 8 پیسے ملیں گے۔

نوٹ:...... مسمات رانی کو تمام حصہ داروں نے اپنا اپنا حصہ ہبہ کردیا تھا جس پر کافی عرصہ سے رانی کا قبضہ بھی ہے اس کی مالک مسمات رانی ہی ہوگی اس کے بعد رانی فوت ہوگی اس کی ساری ملکیت کو ایک روپیہ قرار دیا جائے گا۔

وارث حاجن، حمن کو 4 آنے بیٹیوں کو صالحان قابل اور کاملہ کو مشترکہ طور پر 10 آنے 16 پیسے مشترکہ طور پر۔

موجودہ اعشاری فیصد نظام میں یوں تقسیم ہوگا

میت حاجن ترکہ 100 روپے

ماں 6/1/16.666

2 بہنیں عصبہ 29.17

1 بھائی عصبہ 29.17

2 بیویاں 4/1/25

میت مسمات رانی

ترکہ 100

شوہر 4/1/25

3.بیٹیاں 3/2/75

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 572

محدث فتویٰ